سورة الانعام

آیات ۴۰ ـ ۵۰

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَ تَنْسَوْنَ مَا
تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ
لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَلَوْلَاۤ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَ لٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ زَيَّنَ
لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ
كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ
دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ
سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ وَ خَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ
نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ
جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ
مُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾

آیات 42 - 50

رکوع 5

- اللہ کی اس سنت کا بیان ہے کہ اس نے جب بھی کسی قوم میں رسول بھیجا تو اس کے انکار کئے جانے پر اس قوم پر ساتھ ہی کوئی مصائب و حوادث بھی نازل کئے تاکہ لوگوں کے دلوں میں خداخوفی، رقت اور حق کی طرف آمادگی پیدا ہو
- بدقسمتی سے قوموں نے آفات سے سبق حاصل نہ کیا۔ شیطان نے ان کے برے اعمال کو مزین کر دیا۔ آخر کار اللہ نے بڑے عذاب کے ذریعہ ایسی قوموں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔
- آپؐ سے کہلوایا گیا کہ آپؐ فرما دیں کہ میرے اختیار میں اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کی خبروں سے واقف ہوں۔ نہ ہی میں نے فرشتہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ پھر تم کیوں مجھ سے معجزات طلب کر رہے ہو؟ میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور اس کی دی ہوئی ہدایت کی پیروی کرتا ہوں۔

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ - آپ کہ دیں کیا تم نے دیکھا

رأى يَرَى ، رُؤيةً - دیکھنا، غور کرنا

اِنْ اَتٰىكُمْ - کہ اگر آئے تمہارے پاس

أتَى يَأتِي ، إتْيانًا - آنا

عَذَابُ اللّٰهِ - اللہ کا عذاب

اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ - یا آئے تم پر قیامت

اَغَيْرَ اللّٰهِ - تو کیا اللہ کے علاوہ (کسی) کو

تَدْعُوْنَ - تم لوگ پکاروگے

دَعَا يَدعُو ، دُعاءً و دَعْوَةً - پکارنا، دعا کرنا

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ - اگر تم ہو سچے

بَلْ اِیَّاہُ تَدْعُوْنَ فَیَکْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَیْهِ اِنْ شَآءَ وَ تَنْسَوْنَ مَا تُشْرِکُوْنَ ﴿۴۱﴾

لفظ "اِیّا" کے اپنے الگ کوئی لغوی معنی نہیں، یہ ایک طرح سے اسم مبہم ہے۔ کسی ترکیب میں یہ حصر (محدودیت) کا مفہوم دیتا ہے

بَلْ اِیَّاہُ - بلکہ صرف اس کو ہی

تَدْعُوْنَ - تم پکارو گے

کَشَفَ یَکْشِفُ ، کَشْفًا - ہٹانا، دور کرنا

فَیَکْشِفُ مَا - تو وہ دور کردے گا اس کو

تَدْعُوْنَ اِلَیْهِ - تم پکارو گے جس کیطرف

اِنْ شَآءَ - اگر وہ چاہے

وَ تَنْسَوْنَ - اور بھول جاؤ گے

مَا تُشْرِکُوْنَ - اس کو جس کو تم شریک کرتے ہو

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
﴿٤٠﴾ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿٤١﴾

ان سے کہو، ذرا غور کر کے بتاؤ، اگر کبھی تم پر اللہ کی طرف سے کوئی بڑی مصیبت آ جاتی ہے یا آخری گھڑی آ پہنچتی ہے تو کیا اس وقت تم اللہ کے سوا کسی اور کو پکارتے ہو؟ بولو اگر تم سچے ہو۔ اس وقت تم اللہ ہی کو پکارتے ہو، پھر اگر وہ چاہتا ہے تو اس مصیبت کو تم پر سے ٹال دیتا ہے ایسے موقعوں پر تم اپنے ٹھیرائے ہوئے شریکوں کو بھول جاتے ہو

Say: 'What do you think if some chastisement of Allah or the Hour suddenly overtakes you: do you cry to any other than Allah? Answer, if you speak the truth.

Lo, it is to Him alone that you cry and then, if He so wills, He removes the distress for which you had cried to Him. Then you forget the partners you had set up with Allah

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾

توحید فطرتِ انسانی میں پیوست (توحید پر ایک نفسی دلیل)

- انکار کرنے والوں سے ایک متجسسانہ سوال (searching inquiry)
- گذشتہ آیات میں توحید کے آفاقی دلائل کا ذکر تھا (گرد و پیش میں پھیلی ہوئی نشانیاں، حیوانات کی زندگی کا مشاہدہ وغیرہ)۔ یہاں توحید پر ا نفسی دلیل ہے (انسان کی فطرت میں ایک ہی خدا کی شہادت موجود ہے)
- جب انسان پر کوئی بڑی آفت آجاتی ہے یا موت اپنی بھیانک صورت کے ساتھ سامنے آکھڑی ہوتی ہے تو غالی سے غالی دہریہ بھی اللہ ہی کو پکارتا ہے (چاہے زبان اور عمل سے وہ ساری عمر اس کا انکار کرتا رہا ہو)
- یہ خطاب عذاب کا مطالبہ کرنے والوں کو جواب بھی ہے کہ جس عذاب کا مطالبہ تم بڑے طنطنے کے ساتھ کر رہے ہو اگر وہ آجائے تو تمہارے اس کے خلاف بچاؤ کا کیا سامان ہے؟ یا جس قیامت سے تمہیں خبردار کیا جارہا ہے اگر وہی آن پہنچے تو کون ہے جس کو اپنی مدد کے لیے پکاروگے؟
- کیا خدا کے سوا کوئی اور ہے جس کو پکاروگے اور اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو کہ اس کے کچھ دوسرے شریک بھی ہیں؟ یہ ان کا روز کا مشاہدہ تھا جس کو بنیاد بنا کر خطاب کیا گیا ہے کہ ان کی سوئی ہو فطرت بیدار ہو
- جنگ بدر سے پہلے ابو جہل کا کعبہ کے غلاف کو پکڑ کر اللہ سے دعا کرنا، فتح مکہ کے بعد عکرمہ بن ابو جہل کا حبشہ کی طرف فرار کے وقت سمندر میں دورانِ طوفان مشاہدہ (لوگوں کا خدائے واحد کو پکارنا ....)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ - اور یقیناً ہم بھیج چکے ہیں (رسولوں کو)

اُمَم، اُمّة کی جمع (امت، قوم)

اِلٰٓى اُمَمٍ - امتوں کی طرف

مِّنْ قَبْلِكَ - آپ سے پہلے

فَاَخَذْنٰهُمْ - پھر ہم نے پکڑا ان کو

بَاْسَآءِ - سختی، تنگدستی (خصوصاً فقر فاقہ اور لڑائی کی سختی)

بِالْبَاْسَآءِ - سختی سے

ضَرَّآءِ - تکلیف، مرض، بیماری، مصیبت

وَ الضَّرَّآءِ - اور تکلیف سے

لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ - شائد کہ وہ لوگ گڑگڑائیں (عاجزی کریں)

تضرَّعَ يتضرَّعُ ، تضرُّعًا گریہ وزاری کرنا، عاجزی کرنا (۷)

خشوع و خضوع اور عجز و تذلل کے ساتھ جھکنا

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾

فَلَوْلَآ - تو کیوں نہیں

اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا - جب آئی ان کے پاس ہماری سختی

تَضَرَّعُوْا - انہوں نے عاجزی کی

وَلٰكِنْ قَسَتْ - اور لیکن سخت ہوئے

(ق س و) قَسٰی یَقسُو ، قَسَاوَةً - سخت ہونا

اردو میں: قساوت، قسائی (قصائی)

قُلُوْبُهُمْ - ان کے دل

وَزَيَّنَ لَهُمُ - اور مزین کیا ان کے لیے

زَیَّنَ یُزَیِّنُ ، تَزْیِیْنًا - آراستہ کرنا، مزین کرنا

الشَّيْطٰنُ - شیطان نے

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ - اس کو جو وہ عمل کرتے تھے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٤٢﴾ فَلَوْلَآ
اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾

تم سے پہلے بہت سی قوموں کی طرف ہم نے رسول بھیجے اور اُن قوموں کو مصائب وآلام میں مبتلا کیا تاکہ وہ عاجزی کے ساتھ ہمارے سامنے جھک جائیں پس جب ہماری طرف سے ان پر سختی آئی تو کیوں نہ انہوں نے عاجزی اختیار کی؟ مگر ان کے دل تو اور سخت ہوگئے اور شیطان نے ان کو اطمینان دلایا کہ جو کچھ تم کر رہے ہو خوب کر رہے ہو

And We did indeed send Messengers to other nations before you and then We seized those nations with misfortune and hardship so that they might humble themselves (before Us).
But when misfortune befell them from Us why did they not humble themselves? Their hearts had hardened and Satan had made their deeds seem fair to them.

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾

عذاب الٰہی کے تدریجی مراحل

اس آیت کریمہ میں اللہ نے ماضی کی اقوام کی سرگذشت کا ذکر بھی فرمایا اور آپ ﷺ کو تسلی بھی دی

- اللہ جب قوموں کی طرف اپنے رسول بھیجتا رہا ہے تو ان قوموں کا رسولوں کا اقرار یا انکار سے متعلق اللہ کا قانون کیا رہا؟ یہ اس لیے کہ لوگ یہ بات سمجھ جائیں کہ ان کے انکار پر اگر اللہ کا عذاب نہیں آ رہا تو اس کیا وجہ ہے؟
- اللہ تعالیٰ ایسے ہی چھوٹی چھوٹی باتوں پر قوموں کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتا بلکہ ایسا تب ہوتا ہے جب قومیں بگاڑ اور گمراہی میں پڑ کر فساد فی الارض کا باعث بنتی ہیں قوموں کے اندر جب تک سعید روحیں حق کی آواز پر لبیک کہتی رہتی ہیں اللہ کے یہ فرستادہ لوگ (رسول) اللہ کے حکم سے اپنے کام کو جاری رکھتے ہیں
- قوموں کے انکار، تکذیب اور رسولوں سے دشمنی پر اللہ انھیں تنبیہ کرنے اور اپنے رسولوں کی صداقت کو واضح کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً انھیں مصائب میں مبتلا کرتا ہے.ان پر مالی دشواریاں، قحط و خشک سالی، جسمانی عوارض اور مصیبتیں (بیماریاں)، سیلاب، تجارتی گھاٹوں، باہمی خلفشار، سیاسی انارکی، عدم استحکام میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ وہ اللہ کی بڑائی کا اقرار کریں، اس کی کبریائی کو تسلیم کرتے ہوئے اپنی بندگی کو سمجھیں، اس کے سامنے عاجزی اور فروتنی کا اظہار کریں اس کی عبادت اور عبودیت کو حرزِ جان بنائیں، تمام گذشتہ اقوام کی یہی سرگذشت ہے (یہ مضمون اگلی سورت (الاعراف) میں اس سے بھی زیادہ تفصیل کے ساتھ آیا ہے)

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾

حوادث و مصائب کی نسبت — انسانی رویہ

- کسی قوم کی نافرمانیوں پر اللہ تعالیٰ جو تنبیہات حوادث اور مصائب کی شکل میں بھیجتا ہے ان کے بعد بھی اگر کوئی قوم راہِ راست پر نہیں آتی تو یہاں (اس آیت کریمہ میں) یہ نہیں بتایا گیا اللہ ان کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے؟ بلکہ اس بات کو ایک سوال کی شکل میں سامنے لایا گیا ہے
- انسانی طاقت و قدرت سے ماوراء حوادث کا ظہور انسان کے لیے غور و فکر کا بہت سامان رکھتا ہے اگر انسان کی فطرت مر نہ چکی ہو یا انسان نے اس کو سُلانہ دیا ہو تو وہ یقیناً اپنے رب اور حقیقی مسبب الاسباب کا سوچتا ہے کہ ان حوادث کو ظہور میں لانے والا، اور ان دور کرنے والا خدا کے سوا کوئی نہیں، پھر وہ اسکی طرف لوٹتا ہے
- متجسسانہ سوال- یہ منکرین حق، اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ان تنبیہات (حوادث و مصائب) پر بھی کیوں نہ اللہ کے سامنے جھکے، کیوں نہ اس کی طرف پلٹے اور حق کو کو قبول کیا؟
- پھر خود ہی اس کا جواب دیا کہ اس لیے نہیں جھکے کہ یہ اپنی فطرت سے محروم ہو چکے ہیں۔ ان کے دل اتنے سخت ہو چکے ہیں کہ وہ فطرت کی آواز نہیں سن سکتے —انسانی فطرت میں پیوست اپنے رب کا احساس سے بے بہرہ ہوگئے ہیں، حالات، واقعات اور حوادث کی وہ تاویلیں کرتے ہیں جو انہیں شیطان نے سجھائی ہیں کہ کس نے کہا ہے یہ اللہ کی نافرمانی کا نتیجہ ہے یا وہ ہمیں تنبیہ کر رہا ہے؟ یہ تو وقت کے وہ انقلابات اور اتفاقی حوادث ہیں، جن سے ہمیشہ انسانوں کو واسطہ پڑتا رہا ہے- قَدْ مَسَّ آبَاءَنَا الضَّرَّاءُ وَالسَّرَّاءُ...

فَلَمَّا نَسُوۡا مَا ذُكِّرُوۡا بِهٖ فَتَحۡنَا عَلَيۡهِمۡ اَبۡوَابَ كُلِّ شَىۡءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوۡا بِمَاۤ اُوۡتُوۡۤا اَخَذۡنٰهُمۡ بَغۡتَةً فَاِذَا هُمۡ مُّبۡلِسُوۡنَ ﴿۴۴﴾

فَلَمَّا نَسُوۡا - پھر جب وہ بھول گئے

نَسِيَ يَنْسَى ، نَسْيًا و نِسْيَانًا ۔ بھولنا

مَا ذُكِّرُوۡا بِهٖ - اس کو ان کو یاد دہانی کرائی گئی جس سے

ذَكَّرَ يُذَكِّرُ ، تَذْكِيرًا (II)
نصیحت کرنا، یاد دہانی کرانا

فَتَحۡنَا عَلَيۡهِمۡ - تو کھول دیئے ہم نے ان پر

یاد دہانی کس سے کرائی گئی؟
بِالۡبَاۡسَآءِ وَالضَّرَّآءِ

اَبۡوَابَ كُلِّ شَىۡءٍ - دروازے ہر چیز کے

حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوۡا - یہاں تک کہ جب وہ اِترائے

فَرِحَ يَفرَحُ ، فَرَحًا ... خوشی سے پھولنا

بِمَاۤ اُوۡتُوۡۤا - اس سے جو انہیں دیا گیا

اَخَذۡنٰهُمۡ - تو تو ہم نے پکڑا ان کو

بَغۡتَةً - اچانک

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۵﴾

فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ - تو اس وقت وہ (ہو گئے) ناامید ہونے والے (ب ل س)

أَبْلَسَ يُبْلِسُ ، إِبْلَاسًا - مایوس ہونا، ناامید ہونا (IV)

ابْلِيس - (اللہ کی رحمت سے) مایوس

فَقُطِعَ - پھر کاٹ دی گئی

دَابِرُ الْقَوْمِ - جڑ (پچھاڑی) اس قوم کی

دَابِر کا ترجمہ یہاں بیشتر تراجم میں یہاں جڑ کیا گیا ہے

دبر پیچھے، پشت

دَابِر متاخر (پیچھے آنے والا)

دَابِرُ الْقَوم قوم کا آخری آدمی)

قوم کے آخری آدمی کو مارنا اس کی جڑ کاٹ دینا ہے

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا - جنھوں نے ظلم کیا

وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ - اور تمام شکر و سپاس اللہ ہی کے لیے ہے

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ - جو تمام جہانوں کا رب ہے

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ
بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۵﴾

پھر جب انہوں نے اس نصیحت کو، جو انہیں کی گئ تھی، بھلا دیا تو ہم نے ہر طرح کی خوشحالیوں کے دروازے ان کے لیے کھول دیے، یہاں تک کہ جب وہ اُن بخششوں میں جو انہیں عطا کی گئ تھیں خوب مگن ہوگئے تو اچانک ہم نے انہیں پکڑ لیا اور اب حال یہ تھا کہ وہ ہر خیر سے مایوس تھے. اس طرح ان لوگوں کی جڑ کاٹ کر رکھ دی گئ جنہوں نے ظلم کیا تھا اور تعریف ہے اللہ رب العالمین کے لیے (کہ اس نے ان کی جڑ کاٹ دی)

So, when they forgot what they had been reminded of, We opened the gates of all things so that while they rejoiced in what they had been granted We seized them suddenly and they were plunged into utter despair.
Thus the last remnant of those wrongdoing people was cut off. All praise is for Allah, the Lord of the entire universe, (for having punished them so).

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾

اللہ کی سنت کا دوسرا مرحلہ

- جب کوئی قوم رسول کی بات مان کے نہ دے، اللہ کی طرف سے تنبیہات کو بھی نظر انداز کر دے تو خدا ان کی رسی دراز کر دیتا ہے، انکی تمام مطلوبات کے دروازے ان پر کھول دیے جاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ اپنی کامیابیوں پر مگن ہونے، اترانے اور اکڑنے لگتے ہیں گویا ان کے پیمانے لبریز ہو گئے تو اچانک اللہ ان کو پکڑ لیتا ہے
- ان آیات میں عام انسانوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ دنیا میں کسی شخص یا جماعت پر عیش و عشرت کی فراوانی دیکھ کر دھوکا نہ کھائیں کہ یہی لوگ کامیاب زندگی کے مالک ہیں۔ اور یہی صحیح راستہ پر ہیں بلکہ بسا اوقات یہ حالت ان مبتلائے عذاب نافرمانوں کی بھی ہوتی ہے جن کو سخت عذاب میں دفعۃً پکڑ ناطے کر لیا جاتا ہے
- حضرت عقبہ بن عامر (رض) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ اس کے معاصی کے باوجود دنیاوی عیش اللہ نے اسے دے رکھا ہے یعنی باوجود گناہوں اور نافرمانیوں پر جمے رہنے کے نعمت و دولت اس پر برس رہی ہے تو یقین کر لو کہ یہ خدا کی ڈھیل کا وقت گزر رہا ہے۔ پھر حضور ﷺ نے یہی آیت پڑھی فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیھم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذنھم بغتۃً.....
- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا رَأَيْتَ اللَّهَ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنْ الدُّنْيَا عَلَى مَعَاصِيهِ مَا يُحِبُّ فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ) ، ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : { فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ } . رواه أحمد(المسند) وصححه الألباني

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

قُلْ اَرَءَيْتُمْ - آپ کہئے کیا تم لوگوں نے غور کیا

اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ - اگر لے لے اللہ

سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ - تمہاری سماعت کو اور تمہاری بصارت کو

وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ - اور وہ مہر لگا دے تمہارے دلوں پر

مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ - تو کون معبود ہے اللہ کے سوا

يَاْتِيْكُمْ بِهٖ - جو لا دے تمہارے پاس اسکو

اُنْظُرْ كَيْفَ - آپ دیکھیں کیسے ؟

نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ - ہم پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں آیات

صَرَّفَ يُصَرِّفُ ، تَصْرِيْفًا

پھیرنا (۱۱)

نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿٤٦﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٧﴾

ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ - پھر (بھی) وہ کنارہ کش ہوتے ہیں (ص د ف)

صَدَفَ يَصْدِفُ ، صَدْفًا - منہ پھیرنا، روگردانی کرنا، کنارہ کش ہونا

صَدَف- قرآن م میں ۳ معانی میں
(۱) پہاڑ کا کنارہ (۲) سیپی (۳) اونٹ کی ٹانگ کا ٹیڑھا پن (اسی سے اس میں منہ موڑنے کا مفہوم)

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ - آپ کہئے کیا تم نے دیکھا

اِنْ اَتٰىكُمْ - آئے تمہارے پاس

عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً - اللہ کا عذاب اچانک

اَوْ جَهْرَةً - یا کھلم کھلا

هَلْ يُهْلَكُ - تو کیا ہلاک کیا جائے گا

اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ - سوائے ظلم کرنے والی قوم کے

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ وَ خَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ
بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً
اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾

اے محمدؐ! ان سے کہو، کبھی تم نے یہ بھی سوچا کہ اگر اللہ تمہاری بینائی اور سماعت تم سے چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو اللہ کے سوا اور کون سا خدا ہے جو یہ قوتیں تمہیں واپس دلا سکتا ہو؟ دیکھو، کس طرح ہم بار بار اپنی نشانیاں ان کے سامنے پیش کرتے ہیں اور پھر یہ کس طرح ان سے نظر چرا جاتے ہیں، کہو، کبھی تم نے سوچا کہ اگر اللہ کی طرف سے اچانک یا علانیہ تم پر عذاب آ جائے تو کیا ظالم لوگوں کے سوا کوئی اور ہلاک ہوگا؟

Say (O Muhammad!): What do you think? If Allah should take away your hearing and your sight and seal your hearts - who is the god, other than Allah, who could restore them to you? Behold, how We put forth Our signs in diverse forms, and yet they turn away from them. Say: 'If the chastisement of Allah were to overtake you unawares or openly shall any except the wrong-doing people be destroyed?'

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

عذاب کے مطالبے کا جواب – ایک دوسرے پہلو سے

- منکرین کی طرف عذاب کے مطالبے کا ایک جواب گذشتہ آیات میں دیا گیا ہے کہ اگر خدا تم پر کوئی ارضی یا سماوی آفت بھیج دے تو کوئی اس کا ہاتھ پکڑنے والا نہیں اور اس کے علاوہ اس کو کوئی دور کرنے والا نہیں
- اب اس آیت کریمہ میں اسی مطالبے جواب ایک دوسرے انداز سے دیا جارہا ہے
- انسان کی مشاہدات کی دنیا اس کی قوت بصر کے نتیجے میں ہے اور تمام منقولات اور محسوسات کی تمام کائنات قوت سمع سے وابستہ ہے،ان دو قوتوں کے نتیجے میں انسان پر لطف و لذت کی ایک ایسی بے کراں دنیا وجود میں آتی ہے کہ جس کی حقیقی قدر و قیمت کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے،جب آدمی اس نعمت سے محروم ہو جاتا ہے بالکل اسی طرح اگر انسان سے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیتیں سلب کرلی جائیں تو .....
- اللہ نے یہاں فرمایا کہ اگر یہ قوتیں تم سے چھین لی جائیں تو بتاؤ ! یہ اس دنیا میں تم کیسے زندگی گزارو گے تمہارے زندگی سے مزہ اٹھانے اور زندگی گزارنے کے یہی ذریعے ہیں۔ اگر اللہ تمہارے سمع و بصر کو سلب کرلے اور تمہارے دل پر ٹھپہ لگادے تو بتاؤ اللہ کے سوا کون ہے جو تمہاری ان صلاحیتوں اور قوتوں کو پھر بحال کرسکے ؟
- اللہ مضامین اور اسالیب کو بدل بدل کے لوگوں کے سامنے لاتا ہے لیکن وہ پھر بھی مان کے نہیں دے رہے

وَمَا نُرۡسِلُ الۡمُرۡسَلِيۡنَ اِلَّا مُبَشِّرِيۡنَ وَمُنۡذِرِيۡنَ ۚ فَمَنۡ اٰمَنَ وَاَصۡلَحَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَالَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الۡعَذَابُ

وَمَا نُرۡسِلُ الۡمُرۡسَلِيۡنَ - اور ہم نہیں بھیجتے بھیجے ہوئے (رسولوں) کو

اِلَّا مُبَشِّرِيۡنَ وَمُنۡذِرِيۡنَ - مگر خوشخبری دینے والے خبردار کرنے والے

مُبَشِّر - خوشخبری دینے والا	مُنْذِر : خبردار والا

فَمَنۡ اٰمَنَ وَاَصۡلَحَ - پھر جو ایمان لایا اور اس نے اصلاح کی (اپنی)

فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ - تو کوئی خوف نہیں ہے ان پر

وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ - اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے

وَالَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا - اور وہ جنھوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو

مَسَّ يَمَسُّ ، مَسًّا - چھونا، پہنچنا

يَمَسُّهُمُ الۡعَذَابُ - پہنچے گا ان کو عذاب

بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ - بسبب اس کے جو نافرمانی کرتے تھے

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ
لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾

ہم جو رسول بھیجتے ہیں اسی لیے تو بھیجتے ہیں کہ وہ نیک کردار لوگوں کے لیے خوش خبری دینے والے اور بد کرداروں کے لیے ڈرانے والے ہوں پھر جو لوگ ان کی بات مان لیں اور اپنے طرز عمل کی اصلاح کرلیں ان کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے ، اور جو ہماری آیات کو جھٹلائیں وہ اپنی نافرمانیوں کی پاداش میں سزا بھگت کر رہیں گے

We do not send Messengers except as bearers of glad tidings and warners. So, he who believes in their message and mends his conduct need have no fear and need not grieve;
whereas those who give the lie to Our signs, chastisement will visit them for their transgression.

قُلۡ لَّاۤ اَقُوۡلُ لَـكُمۡ عِنۡدِىۡ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعۡلَمُ الۡغَيۡبَ وَلَاۤ اَقُوۡلُ لَـكُمۡ اِنِّىۡ مَلَكٌ‌ ۚ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوۡحٰٓى اِلَىَّ‌ ؕ

قُلۡ لَّاۤ اَقُوۡلُ لَـكُمۡ - آپ کہئے میں نہیں کہتا تم سے

خَزَائن: خِزَانه اور خزِیْنَه کی جمع

عِنۡدِىۡ خَزَآئِنُ اللّٰهِ - کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں

وَلَاۤ اَعۡلَمُ الۡغَيۡبَ - اور نہ ہی میں جانتا ہوں غیب کو

وَلَاۤ اَقُوۡلُ لَـكُمۡ - اور نہ ہی میں کہتا ہوں تم سے

اِنِّىۡ مَلَكٌ‌ - کہ میں کوئی فرشتہ ہوں

اِنۡ اَتَّبِعُ - نہیں میں پیروی کرتا

اِنْ ، اِلّا کے ساتھ نفی کے معنی دیتا ہے

اِلَّا مَا يُوۡحٰٓى اِلَىَّ - مگر اس کی جو وحی کیا گیا میری طرف

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ۭ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝

قُلْ - آپ کہیے

هَلْ يَسْتَوِى - کیا برابر ہوتے ہیں

اِستَوَى يَسْتَوِي ، اِسْتَوَاءً برابر ہونا، قرار پکڑنا (VIII)

اردو: استواء (خطِ استواء جو زمین کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے) ، مساوی ، مساوات

الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ - اندھے اور دیکھنے والے

أعمى : اندھا

بَصير : دیکھنے والا

اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ - تو کیا تم غور فکر نہیں کرتے

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ
اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝۵۰ ع

کہہ دو ! میں تمہارے سامنے یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میرے پاس اللہ کے
خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ میں کوئی
فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں ، جو مجھ پر آتی ہے۔
کہہ دو ! کیا اندھے اور بینا ، دونوں یکساں ہو جائیں گے، کیا تم غور نہیں کرتے ؟

(O Muhammad!) Say: 'I do not say to you I have the treasures of Allah. Nor do I have knowledge of what is beyond the reach of human perception. Nor do I say to you: I am an angel. I only follow what is revealed to me. Then ask them: 'Are the blind and the seeing alike? Do you not then reflect?

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؕ

حضور ﷺ کے متعلق اختلافات کو دور کرنے کا واحد ذریعہ قرآن ہے

- اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ﷺ لوگوں میں اپنے اختیارات وفرائض بیان فرمارہے ہیں (جو اللہ نے آپ ﷺ کو دیئے)
- مشرکین مکہ کی جو غلط فہمیاں آپ ﷺ کے بارے میں تھیں وہ یہاں دور کی گئ ہیں
- ان کا خیال تھا (بہت سی ماضی کی قوموں کی طرح) کہ جو شخص نبی یا رسول ہونے کا دعوی کرے وہ مافوق الفطرت ہو (انسانیت سے ماوراء)، وہ ایک اشارے سے پہاڑ کو سونا کر دے، زمین کو حکم دے وہ خزانے ابلنے لگے، وہ غیب کا جاننے والا ہو، جسے نہ بھوک پیاس کی احتیاج ہو نہ بیوی بچوں کی، زمین کے خزانے اس کی دسترس میں ہوں، آسمان میں اسے رسائی ہو، کوئی انسانی زندگی کی احتیاج اسے نہ لگے...
- اسی لیے آپ ﷺ سے وہ ایسے مطالبے کرتے تھے کہ ایسا کر دکھائیں اور ویسا کر دکھائیں، غیب کی خبریں پوچھتے تھے، خوارقِ عادت مطالبے کرتے تھے، کھانے پینے، بازار جانے، بیوی بچے رکھنے پر معترض تھے
- ان تمام باتوں کا جواب اس آیت میں دیا گیا ہے۔ تم لوگ مجھ سے معجزات کے مطالبات کرتے ہو اور غیب کے احوال پوچھتے ہو، لیکن کسی شخص سے مطالبہ تو کیا جانا چاہیے اس کے دعوے کے مطابق۔ میں نے کب دعویٰ کیا ہے کہ میں غیب جانتا ہوں اور الوہیت میں میرا حصہ ہے۔

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِىْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّىْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَىَّ ۗ

- میں نے کب کہا کہ میرے پاس خزانے ہیں میں تو تب دیتا ہوں جب اللہ مجھے دیتا ہے (اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَ اللّٰہُ یُعْطِیْ ۔ میں تو بس تقسیم کرنے والا ہوں، عطا اللہ فرماتا ہے)
- میں تو اللہ کا ایک بندہ ہوں، میں صرف وہ بات جانتا ہوں، جس کا علم اللہ کی طرف سے مجھ پر نازل ہوتا ہے
- اللہ نے جو مجھے شرف بخشا ہے باقی لوگوں پر وہ یہ کہ اس نے اپنے پیغام کے لیے مجھے چُنا ہے وہ میری طرف وحی کرتا ہے، میں جن حقیقتوں کو تمہارے سامنے پیش کر رہا ہوں ان کا میں نے مشاہدہ کیا ہے، وہ براہ راست میرے تجربہ میں آئی ہیں، مجھے وحی کے ذریعہ سے ان کا ٹھیک علم دیا گیا ہے
- تم میری اصل حیثیت کو سمجھو، اس زمین پر میں خالق کائنات کی طرف سے اس کا نمائندہ اور رسول بن کے آیا ہوں، جب تک تم میری یہ حیثیت اور میری لائی ہوئی تعلیمات اسے قبول نہیں کروگے، اس وقت تک تم ایمان میں داخل نہیں ہو سکتے
- جو رسول ﷺ کی اس حیثیت کو نہیں سمجھے گا ایمان اور دین کے معاملے میں ٹھوکر کھائے گا، پہلی امتوں کے ساتھ یہی ہوا ہے، انھوں نے اپنے پیغمبروں کو ان کی محبت کے غلو میں آکر نجانے کیا سے کیا بنا دیا، لیکن ان کی اصل حیثیت کا ادراک نہ کر سکے
- اللہ کے ہاں آنکھیں کھول کر چلنے والے اور اپنی خواہشوں کے پیچھے اندھے ہو کر چلنے والے برابر نہیں ہونگے

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِىْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّىْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَىَّ ۭ

تم اوروں کی مانند دھوکا نہ کھانا — کسی کو خدا کا نہ بیٹا بنانا

مری حد سے رتبہ نہ میرا بڑھانا — بڑھا کر بہت تم نہ مجھ کو گھٹانا

سب انساں ہیں واں جس طرح سر فگندہ — اسی طرح ہوں میں بھی اک اس کا بندہ

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم — نہ کرنا مری قبر پر سر کو خم تم

نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم — کہ بے چارگی میں برابر ہیں ہم تم

مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی — کہ بندہ بھی ہوں اس کا اور ایلچی بھی

(الطاف حسین حالی)

آیات 50 - 42

رکوع 5

- اللہ کی اس سنت کا بیان ہے کہ اس نے جب بھی کسی قوم میں رسول بھیجا تو اس کے انکار کئے جانے پر اس قوم پر ساتھ ہی کوئی مصائب و حوادث بھی نازل کئے تا کہ لوگوں کے دلوں میں خدا خوفی، رقت اور حق کی طرف آمادگی پیدا ہو
- بد قسمتی سے قوموں نے آفات سے سبق حاصل نہ کیا۔ شیطان نے ان کے برے اعمال کو مزین کر دیا۔ آخر کار اللہ نے بڑے عذاب کے ذریعہ ایسی قوموں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔
- آپؐ سے کہلوایا گیا کہ آپؐ فرما دیں کہ میرے اختیار میں اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کی خبروں سے واقف ہوں۔ نہ ہی میں نے فرشتہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ پھر تم کیوں مجھ سے معجزات طلب کر رہے ہو؟ میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور اس کی دی ہوئی ہدایت کی پیروی کرتا ہوں۔